سوال

(424) مدعی اور مدعا علیہ جھگڑے کے وقت کیا کریں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کا عمرو دین دارہ۔ جب زید اپنا روپیہ عمرو سے طلب کرتا ہے، عمرو کہتا ہے کہ تم نے ہم کو معاف کر دیا ہے۔ اور زید کہتا ہے کہ ہم نے معاف نہیں کیا ہے۔ کوئی دوسرا شخص معاف کرنے یا نہ کرنے کا گواہ نہیں ہے۔ اس حالت میں عند اللہ وعند الرسول وعند الناس زید اپنا روپیہ عمرو سے لینے کا مستحق ہے یا نہیں اور عمرو زید کا دین دار ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قانون شریعت اسلام یہ ہے کہ جب مدعا علیہ مدعی کے دعوے کا انکار کرے تو مدعی اگر اپنا دعویٰ ثابت کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ گواہوں سے ثابت کرے اور جب گواہوں سے ثابت نہ کرسکے، اس سبب سے کہ گواہ موجود نہیں ہیں اور مدعا علیہ سے انکار دعویٰ پر حلف چاہے تو مدعا علیہ پر حلف لازم ہے تو اگر مدعا علیہ انکار دعویٰ میں سچا ہے تو حلف لے لے اور جب حلف لے لے گا تو مدعی کا دعویٰ ساقط ہو جائے گا اور اگر حلف نہ لے گا تو دعویٰ ساقط نہ ہوگا۔

صورت مسئولہ میں جب عمرو کو تسلیم ہے کہ وہ زید کا دین دار ہے تو عمرو کا بروقت تقاضا کرنے زید کے یہ کہنا کہ تم نے ہم کو معاف کر دیا ہے، یہ عمرو کا زید پر ایک دعویٰ ہے اور زید کا یہ کہنا کہ ہم نے معاف نہیں کیا ہے، اس کے دعویٰ کا انکار ہے اور جب اس صورت میں عمرو کا کوئی گواہ نہیں ہے۔ اگر زید سے انکار دعویٰ پر حلف چاہے اور زید حلف لے لے یعنی قسم کھا جائے کہ میں نے اپنا دین جو عمرو پر ہے، معاف نہیں کیا ہے تو عمرو کا دعویٰ کہ زید نے اپنا دین معاف کر دیا ہے، ساقط ہو جائے گا اور عمرو زید کا دین دار اور زید اپنا روپیہ عمرو سے پانے کا مستحق ہوگا اور درصورت حلف نہ لینے زید کے عمرو کا دعویٰ ساقط نہ ہوگا۔

عن علقمة بن وائل بن حجر، عن أبيه قال : جاء رجل من حضر موت ورجل من كندة إلى النبي، فقال الحضرمي : يا رسول الله إن هذا قد غلبني على أرض لي كانت لأبي، فقال الكندي : هي أرض في يدي أزرعها، ليس له فيها حق، فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمي : "ألك بينة" ؟ قال : لا قال : "فلك يمينه" قال : يا رسول الله إن الرجل فاجر لا يبالي على ما يحلف عليه، قال : "ليس لك منه إلا ذلك" فانطلق ليحلف له، فلما أدبر قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : "أما لئن حلف على ماله ليأكله ظلما ليلقين الله وهو عنه مُعرِض" [1]

’’امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضر موت (قبیلہ) کندہ کے دو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو حضرمی نے کہا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ شخص میرے باپ کی زمین پر قابض ہو گیا ہے۔ کندی نے کہا : یہ میری زمین ہے اور میرے قبضے میں ہے، میں ہی اسے کاشت کرتا ہوں، اس کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کہا : کیا تیرے پاس کوئی دلیل (وگواہی) ہے؟ اس نے کہا : نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:"تو تمھیں اس کی قسم قبول کرنی ہوگی۔"اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !یہ فاجر آدمی ہے،اسے کوئی پروا نہیں کہ کیا قسم کھا رہا ہے،یہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھارے لیے اس کی طرف سے بس یہی ہے (کہ وہ قسم کھائے)۔"چنانچہ وہ قسم کھانے کے لیے تیار ہوگیا۔جب اس نے پشت پھیری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے قسم کھالی کہ ظلم سے اس کا مال کھالے تو یہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے رخ پھیرے ہوئے ہوگا۔''

"عن الأشعث قال: كان بيني وبين رجل من اليهود أرض فجحدني، فقدمته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم: ((ألك بينة؟)). قلت: لا قال لليهودي: ((احلف)). قلت: يا رسول الله إذاً يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا..} إلى آخر الآية(190)[2]

''ائمہ ستہ نے اپنی کتابوں میں اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور روایت بیان کی ہے،انھوں نے فرمایا:"زمین کا ایک ٹکڑا میری اور یہودی کی مشترکہ ملکیت تھا۔اس نے میرا حصہ تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا:"کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟"میں نے کہا: نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے کہا:''قسم کھا۔''میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !وہ تو(جھوٹی قسم کھا کر) میرا مال لے لے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ۷۷ ... سورة البقرة

''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت لیتے ہیں''

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ، لَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ".[3](تخريج الهداية للزيلعي:216/2)

''امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اگر لوگوں کو محض ان کے دعوے کی بنا پر چیز دے دی جائے تو لوگ دوسرے افراد کے مالوں اور خونوں پہ دعوے کردیں،لیکن گواہی پیش کرنا مدعی کا فرض ہے اور اس کا انکار کرنے والے (مدعا علیہ) کے ذمے قسم کھانا ہے''

"قد أخرج البيهقي الحديث بإسناد صحيح كما قال الحافظ بلفظ: البينة على المدعي واليمين على من أنكر"[4](نيل الأوطار:574/8)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے،جس طرح حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں اس کو بیان کیا ہے کہ گواہی پیش کرنا مدعی کا فرض ہے اور اس کا انکار کرنے والے (مدعا علیہ) کے ذمے قسم کھانا ہے۔

"وجاء في رواية البيهقي وغيره بإسناد حسن أو صحيح عن صحي صعن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ، لَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ."[5](تخريج الهداية للزيلعي:216/2)

''امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اگر لوگوں کو محض ان کے دعوے کی بنا پر چیز دے دی جائے تو لوگ دوسرے افراد کے مالوں اور خونوں پہ دعوے کردیں،لیکن گواہی پیش کرنا مدعی کا فرض ہے اور اس کا انکار کرنے والے (مدعا علیہ) کے ذمے قسم کھانا ہے۔''

---

[1]۔ صحيح مسلم رقم الحديث(139) یہ تمام عبارت "نصب الراية" سے منقول ہے۔

[2]۔ صحیح بخاري رقم الحديث(2285) صحیح مسلم ،رقم الحديث(138) سنن ابی داوٗد، رقم الحديث(3243) سنن الترمذي رقم الحديث(1269)

[3]۔سنن البیہقی(252/10)

[4]۔سنن البیہقی الکبریٰ(252/10)

[5]۔سنن البیہقی(252/10)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:643

محدث فتویٰ